ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدیٔ آخر زمان

جلد (۶) — یکم جمادی الاولیٰ ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۳ جون ۱۹۰۷ء — نمبر (۲۴)

قادیان مین عہ — گورنمنٹ ۳۰ — دو بار دیگر مذاہب — نسبت انجمنہا عہ — افریقہ للعہ

فی پرچہ ۲ — گرچہ گوئم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنالے گا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھہ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر۔ نعمت و بلا مین اللہ تعالےٰ کے ساتھہ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا رہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھہ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم: یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فایدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندہکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور یہ عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازان عالیجناب

مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
ز و شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۵۰
معاونین درجہ اول جنکو عام پر کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۲۰
معاونین درجہ دوم جنکو عام پر کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ
عام قیمت پیشگی ۔۔ ۔۔ ۳
مابعد ۔۔ ۔۔ للعہ
فی پرچہ ۔۔ ۔۔ ۲

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کرین گے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئیے۔ بعد مین نہین مل سکیگا رسید زر اخبار مین چہاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چہپے تو خط لکھہ کر دریافت کرنا چاہئیے۔ مینجر

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتہہ مین ہاتہہ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ۔ آج مین احمد کے ہاتہہ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جن مین گرفتار تہا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھہ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین۔ آمین اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا فرماتے ہین۔

نقل خط بنام مولوی ثناء اللہ صاحب

آپکا رجسٹری شدہ کارڈ مرسلہ ۳ رجون ۱۹۰۷ء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت مین پہونچا۔ جس مین آپنے ۱۴ راپریل ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر کا حوالہ دیکر کتاب حقیقۃ الوحی کا ایک نسخہ مانگا ہے۔ اس کے جواب مین آپ کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ آپ کیطرف حقیقۃ الوحی بھیجنے کا ارادہ اس وقت ظاہر کیا گیا تھا جبکہ آپ کو مباہلہ کے واسطے لکھا گیا تھا تاکہ مباہلہ سے پہلے آپ کتاب پڑھ لیتے۔ مگر چونکہ آپنے (یہ بہین خیال کہ حضرت مرزا صاحب نے قرآن وحدیث کے برخلاف توکرنا ہی نہین۔ آؤ ایک ایسی بات پیش کرین کہ کسی طرح یہ پیالہ ٹل جاوے) اپنے واسطے لعنتی عذاب کی خواہش ظاہر کی۔ اور بعد اس کے مباہلہ سے انکار کرکے اپنے لئے فرار کی ایک راہ نکالی۔ اس واسطے مشیت ایزدی نے آپ کو دوسری راہ سے پکڑا۔ اور حضرت حجۃ اللہ کے قلب مین آپکے واسطے ایک دعا کی تحریک کرکے فیصلہ کا ایک طریق اختیار کیا۔ اس واسطے مباہلہ کے ساتھ جو اور شرط تھے وہ سب کے سب بلحاظ اقرار آپ کے مباہلہ کے منسوخ ہوئے لہذا آپ کیطرف کتاب بھیجنے کی ضرورت نہ رہی۔ باقی رہی یہ آپ کی دہمکی کہ مین یہ لکھونگا اور وہ لکھونگا۔ سو اس کا کسی کو یہان خوف نہین۔ آپکا جو جی چاہے لکھین اور اسی تعوذ سے کام لے کر لکھین جس کے ذریعہ سے ایک مسلمان آپکے عقائد کے مطابق جہوٹھ بولے۔ چوری کرے زنا کرے۔ جو چاہے کرے۔ متقی کا متقی بنا رہتا ہے بدر اخبار آپ کی خدمت مین بھیجا جاتا ہے اس مین کچھ نہ کچھ نئے ممبران سلسلہ عالیہ کے نام لکھے جاتے ہین۔ اگرچہ وہ نام سب کے نہین ہوتے۔ تاہم آپ اندازہ کر سکتے ہین کہ جتنے سالون سے آپنے اس مخالفت مین کمر باندہی ہے اب تک یہان کس قدر ترقی ہوئی ہے اور ہو رہی ہے۔ خدا کے کام بندون سے رک نہین سکتے آپکا جہان تک جی چاہے زور لگائین اور دوسرون کو بھی ساتھ ملائین اور یاد رکھین کہ جیسا آج تک کچھ بگاڑ نہین سکے۔ ایسا ہی آیندہ بھی آپ کو ناکامی کا موہنہ دیکھنا پڑیگا۔

خادم مسیح موعود

محمد صادق عفی اللہ عنہ قادیان ۵ رمئی ۱۹۰۷ء

اعلان

بخدمت ایڈیٹر صاحب بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حسب ہدایت کمیٹی صدقات امسال مندرجہ ذیل طلباء و ماسٹرون کو ایام تعطیلات مین چندہ وصول کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ ایک چھپی ہوئی چٹھی دستخطی ہیڈ ماسٹر وسکرٹری صاحب ہر ایک لڑکے کو دی جائے گی اور ایک رسید بک بھی ساتھ ہوگی جس کا نصف حصہ چندہ دہندہ کو دیا جاویگا اور دوسرا نصف حصہ وصول کنندہ کے پاس رہیگا۔ تاکہ وہ واپس آکر صحیح حساب دے سکے لہذا احباب بیرونجات کی خدمت مین بذریعہ بدر عرض کردین کہ ان طلباء کی حتے الامکان مدد کرین اور انہین خالی ہاتھ نہ لوٹادین۔

آپکا صادق۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام

نام طلباء

۱۔ صفدر خان ۲۔ محمد صادق ۳۔ خدابخش ۴۔ غلام حسین ۵۔ امجد حسین ۶۔ مستری عبد الرحمن ۷۔ عبد المجید ۸۔ فضل دین ۹۔ میان محمد ۱۰۔ عبد الغنی ۱۱۔ عبد الستار ۱۲۔ الطاف حسین ۱۳۔ ولی اللہ ۱۴۔ عبد الرحمن امرتسری ۱۵۔ احمد علی ۱۶۔ عبد العزیز ۱۷۔ فخر الدین ۱۸۔ جناب ماسٹر عبد الحق صاحب ۱۹۔ ماسٹر عبد الرحیم ۲۰۔ غلام قادر ۲۱۔ ملک عبد الرحمن ۲۲۔ بابو بشیر احمد۔

تائید سردار عجب خان صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب من! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین نے آپکے اخبار مین صفحہ ۲ پر ضرورت فہرست برادران احمدیہ ملاحظہ کیا۔ مین بھی اس مضمون سے موافق ہون بے شک یہ تجویز محمد عجب خان صاحب بہت ضروری ہے مجھہ کو بھی بوجہ تجارت کے کہ تھوڑے عرصہ سے دکان کی ہے سخت ضرورت رہتی ہے اور دوسرے بوجہ مخالفت کے سخت نقصان کے درپے ہوتے ہین۔ اس وجہ سے اگر تجویز خانصاحب موصوف کے موافق فہرست شائع ہوجاوے یا مرتب ہو جائے تو خالی از فایدہ نہین۔ مین نے حاجی عبد الرحمان اللہ رکھا ساجن کلکتہ کو دو ایک خط لکھے صرف ایک کا جواب آیا بعد اس کے بہرحال معلوم نہ ہوا ایسا ہی محمد دین سیالکوٹ کو بھی دو ایک خط ان کے اشتہار کے بعد بھیجے مگر جواب نہ آیا۔ مگر فہرست ہونے سے یا معلومات ہونے سے آسانی ضرور ہوسکتی ہے دوسرے کے نقصان دہی سے محفوظ رکھنے کی امید ضرور ہے

الراقم انوار حسین خان۔ از شاہ آباد ضلع ہردوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

غیر معمولی رعایت

براہین احمدیہ نصف قیمت پر

برادران۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ کتاب براہین احمدیہ کس محنت سے دوبارہ لکھوائی گئی ہے اور کیسے عمدہ کاغذ اور خوشنویسی کا انتظام کیا گیا ہے اور ساتھ حضرت کی سوانحعمری اور فہرست مضامین لگائی گئی ہے اس کی اصل قیمت بغیر جلد ۵ر اور مجلد کی ۱۲ر ہے بعض کی تحریک پر ایام تعطیلات مدرسہ مین اس کی قیمت مین ایک خاص رعایت کی گئی ہے یعنی قیمت نصف کر دیگئی ہے۔ بیجلد براہین احمدیہ کی قیمت فی نسخہ مبلغ ۸ر کیگئی ہے اور مجلد کی ۲ر ہے۔ یہ ایسی رعایت ہے کہ غالباً پھر نہ ہوگی رعایت تو صرف طلباء کیواسطے کیگئی تھی مگر بعد مین مجھے خیال آیا کہ اس کو اخیر جون تک عام کر دیا جائے اس واسطے جو احباب چاہین اس رعایت سے فوراً فائدہ حاصل کرین۔ درخواست ۳۰ رجون تک دفتر مین پہونچ جانی چاہیے۔ ناظم بدر ایجنسی قادیان

متفرق باتین

استخارہ ۸ - جون سنہ ۱۹۰۶ء - بوقت عصر - فرمایا - کہ آجکل اکثر مسلمانون نے استخارہ کی سنت کو ترک کر دیا ہے - حالانکہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیش آمدہ امر مین استخارہ فرمالیا کرتے تھے - سلف صالحین کا بھی یہی طریقہ تھا - چونکہ دہریت کی ہوا پھیلی ہوئی ہے - اس لئے لوگ اپنے علم وفضل پر نازان ہو کر کوئی کام شروع کر لیتے ہین اور پھر نہان در نہان اسباب سے جن کا انہین علم نہین ہوتا - نقصان اٹھاتے ہین - اصل مین یہ استخارہ ان بدرسومات کے عوض مین رائج کیا گیا تھا - جو مشرک لوگ کسی کام کی ابتداء سے پہلے کیا کرتے تھے لیکن اب مسلمان اسے بھول گئے - حالانکہ استخارہ سے ایک عقل سلیم عطا ہوتی ہے جس کے مطابق کام کرنے سے کامیابی حاصل ہوتی ہے بعض لوگ کوئی کام خود ہی اپنی رائے سے شروع کر بیٹھتے ہین اور پھر درمیان مین آکر ہم سے صلاح پوچھتے ہین - ہم کہتے ہین جس علم وعقل سے پہلے شروع کیا تھا اسی سے نبھائین - اخیر مین مشورہ کی کیا ضرورت -

---

مولوی فیروز الدین ڈسکوی مرحوم عبد اللہ بن سلام جب ایمان لائے - تو انہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یہودیون سے میری نسبت اس سے پہلے کہ میرے اسلام لانے کا حال کھلے - پوچھ لیجئے چنانچہ دریافت کرنے پر انہون نے بڑی تعریف کی - کہ وہ ہم مین عالم ہے بلکہ اعلم اور بڑا متقی - شریف - لیکن جب یہ بتایا گیا کہ وہ تو اسلام لا چکا - تو پھر لگے کھسیانے ہو کر عیب چینی کرنے - مولوی فیروز الدین بہت سی کتابون کے مصنف اور علم وفضل کے لحاظ سے کافی شہرت رکھتے تھے - آپ پکے احمدی تھے - چنانچہ ماہ مارچ مین میرے سامنے انہون نے دارالامان مین حاضر ہو کر بیعت بھی کی - اور اس سے پہلے خط بھی آیا - کہ ڈوئی کی موت نے مجھے زندہ کیا - بعد ازان خدا تعالیٰ کی نہان در نہان مصلحتون سے وفات پا گئے مگر ہمنے یہ بات ظاہر کی تا دیکھین - کہ علماء کی اُن کی نسبت کیا رائے ہے اور ان کے مرنے کی کیا وجہ لکھتے ہین - اب جبکہ کئی اخبارون مین ان کی تاریخہائے وفات چھپ چکی ہین - جن مین انہین اعلیٰ درجہ کا عالم وفاضل متقی تسلیم کیا گیا ہے اور لکھا ہے - کہ ان کی موت ضعف قلب سے واقع ہوئی تو ہمین یہ ظاہر کرنے سے خوشی ہے کہ وہ احمدی تھے - اس کے بعد اگر کوئی ان کی عیب چینی کریگا تو وہ جھوٹ کی نجاست پر منہ باریگا اور صاف کھل جائیگا کہ یہ سب باتین احمدی سلسلہ سے عناد رکھنے کے سبب ہین ورنہ حقیقت وہی ہے جو منہ سے نکلی (الحکم)

ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات علامۃ نور الدین کے لخت جگر عبد الحی نے میرے سامنے یہ مضمون لکھ کر مجھے دیا ہے - جسے مین نہایت خوشی سے تربیت اولاد اور قادیان مین رہنے کا مفاد بتلانے کی نیت سے چھاپتا ہون - (الحکم)

اللہ ایک ہے - اللہ رحمٰن رحیم ہے - اللہ بےعیب ہے - اللہ ہمارا سب کا مال ہے - قرآن سیکھنا اُسپر چلنا - جھوٹ نہین بولنا - چوری نہ کرنا - عبد الحی

غیر احمدی کیون پیش امام نہین ہوسکتا حضرت مولوی محمد احسن صاحب امروہہ سے تحریر فرماتے ہین - موافقین مخلصین کی مقتدی ہونے مین مخالفین کی امامت کے ماتحت یہان پر نزاع تھا جواب دیا گیا کہ جبکہ مخالفین حضرت عیسےٰ مین صفات الوہیت ثابت کرتے ہین - اندرین صورت باوجود شرک فی الصفات جنکے کیونکر جواز امامت فی الصلوٰۃ ہوسکتا ہے - قطع نظر اس کے سورۃ فاتحہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے امام کو دیگئی ہے - وہ مخالفین کو کب دی گئی ہے - ثبوت مشاہد اس کا یہ ہے کہ بعد ختم کرنے سورہ فاتحہ کے آمین کہنا سنت موکدہ ہے جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور ظاہر ہے - کہ مباہلات اور مقابلات مین حضرت امام علیہ السلام کے مخالفین یا مغضوب علیہم رہے یا ضالین ہوئے - جو طاعون وغیرہ سے ہلاک اور تباہ ہوئے - پس مخالفین کی آمین قبول نہ ہوئی اور حضرت امام کی آمین مقبول ہوئی - اور بغیر سورہ فاتحہ کے نماز ہوتی نہین - پس مخالفین کی امامت کیونکر درصورت عدم فاتحہ جائز ہوسکتی ہے -

---

حقیقۃ الوحی قاضی آل محمد صاحب کے مخلصانہ خط سے حقیقۃ الوحی کے متعلق مین کچھ اقتباس کرتا ہون - از جانب خاکسار سراپا انکسار فقیر حقیر سید آل محمد خادم حضور پُرنور بعد سلام بصد ادب گذارش کرتا ہے - کہ کتاب حقیقۃ الوحی تالیف حضور مولوی سید محمد احسن صاحب سے لے کر بغور تمام ازاول تا آخر مطالعہ کی ہے - سبحان اللہ ثم سبحان اللہ عجیب و غریب پایا - جیسا کہ اس احقر کو خیال تھا کہ کوئی کتاب اس سلسلہ حقہ کی تائید مین ایسی ہونی چاہیئے - کہ جس مین مکذبین سلسلہ حقہ کا انجام اور ب ... جس جس کو عقوبات مخالفت کر کے اور مامور من اللہ کا مقابلہ تحریری وتقریری کر کے اس دنیا ناپائیدار مین پہونچے ہین وہ بھی اس مین درج ہوگئے - کمال خواہش تھی - سو الحمد للہ یہ میری خواہش خدائے قادر نے پوری کی کمال طبیعت خوش ہوئی اب جلشانہ کی ذات سے امید واثق ہے کہ اب جو جو سعید روحین ہین - وہ سب سلسلہ عالیہ احمدیہ مین داخل ہوجائین گی - خدا تعالیٰ ایسا ہی کرے - مگر جو شقی ازلی ہین - ان پر کچھ بھی اثر نہ ہوگا - اب حجۃ ختم ہوگئی - اللہ تعالیٰ ہم کو حضور کے طفیل سے تمام آفات دنیا ودین سے محفوظ رکھے - اور اب تک جو جماعت احمدیہ مین داخل ہین - سب بفضل ایزدی محفوظ ہین - حالانکہ امروہہ مین اس عذاب طاعون سے چار یا پنجہزار آدمی ہلاک ہو گیا - اب مرض کم ہوگیا ہے - اسی عرصہ قیامت مین احقر کے لڑکے شریف الحسن کو بھی بخار آیا اور گلٹی بھی نمود ہوئی - مگر حضور کی دعا وبرکت سے فوراً شفا ہوگئی اور لڑکی کو بھی بخار آیا اور گلٹی بھی نکل آئی - جس وقت دعا کی گئی - اس کو اللہ تعالیٰ نے فوراً شفا کلی عطا فرمادی - دو روز مین آرام ہوگیا - یہ حضور دو معجزہ ہین - بہت ترقی ایمان کو حاصل ہوئی خداوند عالم کا شکر ہے -

---

مبارک - مرزا عباس علی صاحب ریکو گارڈ کوہاٹ اطلاع دیتے ہین - کہ ۱۹ مئی کی رات کو اللہ تعالیٰ نے فرزند نرینہ عطا کیا - جس کا نام اقبال احمد رکھا گیا - اللہ تعالیٰ اس بچے کو لمبی عمر عطا کرے اور سلسلہ حقہ کا خادم اور ناصر بنائے - احباب سے درخواست دعا کرتے ہین -

---

ہانگ کانگ ۱۳ اپریل ایک ناگہانی گولہ مقام لاٹموں گلو پہاڑ پر گرا جس کی قریباً ۵ منٹ تک ایسی بلند شعلہ نظر آتی رہی - کہ گویا آگ جل رہی ہے -

۱۲ مئی ۸ بجے شام کے ستارہ ٹوٹا - بہت لمبا جلتا ہوا قطب کیطرف چلا گیا - ایک بہت بلند مہیب توپ کی گرج کی طرح اس طرف سے آواز سنائی دی - (سراج)

— غازی پور مین سٹیشن دولہاپور .... جلتے ہوئے پتھر آسمان سے گرے - ۲۶ میل تک آواز صاف سنائی دیتی تھی - (یونین گزٹ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

ایام فترت

اللہ تعالیٰ کی سنت ہمیشہ ایک ہی رنگ رکھتی ہے - احادیث سے ثابت ہے - کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بعض دفعہ عرصہ تک وحی نازل نہین ہوئی تھی - اس پر کفار نے اعتراض کیا - جواب آیا - ما ودعک ربک وما قلی - یہی سنت ان ایام مین حضرت مسیح موعود کے حالات مین دیکھنے مین آئی ہے - عاجز کی عادت ہے - کہ منگل کے روز تازہ الہامات کے دریافت کرنے کیواسطے حضرت کے حضور عریضہ لکھا کرتا ہون - چنانچہ اسدفعہ لکھا گیا تو حضرت نے جو جواب لکھا ہے وہ بمعہ اپنے خط کے ہدیہ ناظرین کرتا ہون -

میرا خط | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

حضرت اقدس مرشدنا و مہدینا مسیح موعود و مہدی معہود - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - آج اخبار کی آخری کاپی انشاء اللہ لکھی جائیگی حضور تازہ الہامات سے مطلع فرماوین - والسلام - حضور کی جوتیون کا غلام

عاجز محمد صادق عفی اللہ عنہ

جواب | السلام علیکم - ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت سے کئی دن سے الہامات کا دروازہ قطعاً بند ہے - نہ معلوم اس میں کیا حکمت ہے - اس لئے مجبوری ہے - والسلام

میرزا غلام احمد

اخبار قادیان - حضرت اقدس بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہین -

مدرسہ تعلیم الاسلام ۸ - جون ۱۹۰۷ء سے موسمی تعطیلات کے سبب ایک ماہ کیواسطے بند کیا گیا ہے -

ہمعصر الحکم خبر دیتے ہین کہ آریہ سماج قادیان کا گرل سکول بھی قادیان کی آریہ سماج کی پہلی تحریکون کیساتھ جا ملا ہے یہ یہان کی آریہ سماج کی ناکامیون پر ایک اور اضافہ ہے ہمعصر موصوف نے یہ تجویز بھی پیش کی ہے - کہ اب آریہ لوگ یہان کوئی نیوگ مندر بنا کر ہی آریون کی نئی مثال قائم کرے - شاید وہ بھی چل جاوے -

جلیل احمد صاحب تعاون ملک برہما سے اگر اس ہفتہ مین حضرت مسیح موعود کے حضور مین حاضر ہوئے

مُردہ جو مسیح نے زندہ کیا

یہ امر قرآن مجید سے ثابت ہے - کہ ہر نبی و رسول کے وقت کوئی نہ کوئی عذاب نازل ہوتا ہے تا کہ لوگ جناب الٰہی مین تضرع اختیار کرین - ولقد ارسلنا الی امم من قبلک فاخذنٰہم بالباساء والضراء لعلہم یتضرعون - جب تک یہ غرض پوری نہین ہوتی وہ عذاب نہین اٹھایا جاتا - چنانچہ فرمایا - اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ - اسی سنت اللہ کے موافق جیسا کہ پہلی کتابون مین بھی خبر دیگئی ہے اور قرآن مجید مین بھی ہے - واخرجنا لہم دابۃ من الارض تکلمہم ان الناس کانوا بایٰتنا لا یوقنون اور ان من قریۃ الا نحن مہلکوہا قبل یوم القیامۃ او معذبوہا عذابا شدیدا - براہین احمدیہ کی بست سالہ پیشگوئی پوری ہوئی - کہ دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا - نو سال سے یعنی اس اشتہار مطبوعہ فروری ۱۸۹۸ء کے بعد جس مین حضور نے اپنا خواب بیان کیا تھا - کہ طاعون کے پودے فرشتے پنجاب مین لگا رہے ہین - یہ طاعون غضب ڈھا رہی ہے - مگر لوگ ہین کہ اپنے مین ذرا بھی تبدیلی پیدا نہین کرتے (اللہ ہمین توفیق بخشے) اور بڑی شوخی سے کہتے ہین - قد مس آباءنا الضراء والسراء - لیکن اس کے ساتھ یہ تعجب ہے - کہ معمولی وکھون کے ضمن مین اسے سمجھ کر اس کے بھی قائل ہین - کہ اس مرض کا کوئی علاج نہین اور انسانون کی مجموعی قوت اسے روکنے سے بالکل عاجز ہے - چنانچہ وطن مورخہ ۷ جون ۱۹۰۷ء مین لکھا ہے - طاعون ایک ایسا ناشدنی مرض ہے - کہ جس کا علاج آج تک نہ معلوم ہو سکا اور عقلائے یورپ کا اُس نے قافیہ تنگ کر دیا ہے اور نہ ابھی تک اس کی اُمید ہے کہ زمانہ قریب مین اس کا علاج معلوم ہو سکے - کیا ہندوستانی ڈاکٹر اور کیا یورپین اب تک اپنی کوششون مین ناکامیاب رہے ہین اور کوئی تدبیر ان سے ایسی نہ ہو سکی - کہ وہ اس کے زور کو کم کر دین اور اس بارہ مین متواتر اپنی ناقابلیت کا اعتراف کر چکے ہین - طاعون کی آجتک کوئی دوا تیر بہدف نہ معلوم ہو سکی - اور انجام طاعون موت ہوا کرتا ہے - باوجود ان حالات کے شوخی و شرارت مین دن بدن بڑھتے جاتے ہین - اسی لحاظ سے طاعون بھی بڑھتا جاتا ہے -

چنانچہ پچھلے سالون کی ایک فہرست پیش کرتا ہون جس سے صاف کھلیگا کہ طاعون نے کس قدر غیر معمولی بربادی اس ملک مین ڈھائی ہے اور اس دابہ نے جس کے خروج و تکلیم کا موجب محض آیات پر ایمان نہ لانا ہے کیسی کچھ تباہی کی ہے - اس کے سننے کے لئے ایک پتھر کا کلیجہ چاہیئے - سنہ ۱۸۹۸ء ۱۰۱۸۵۳ سنہ ۱۸۹۹ء ۱۳۴۷۸۹ سنہ ۱۹۰۰ء ۹۳۱۵۰۰ - سنہ ۱۹۰۱ء ۲۷۳۶۷۹ سنہ ۱۹۰۲ء ۵۷۷۴۲۷ سنہ ۱۹۰۳ء ۸۸۱۲۶۳ سنہ ۱۹۰۴ء ۱۰۲۲۲۹۹ - سنہ ۱۹۰۵ء ۹۵۰۸۶۳ - سنہ ۱۹۰۶ء صرف جنوری سے اپریل تک ۱۷۰۰۰ - پھر خدا کے مامور نے اپنی رحمت سے ۱۹۰۵ء مین بذریعہ اشتہار الوصیۃ ان الفاظ مین اطلاع دی - مین نے اس وقت جو آدھی رات کے بعد چار بج چکے ہین بطور کشف دیکھا ہے کہ دردناک موتون سے عجیب طرح پر شور قیامت برپا ہے - میرے منہ پر یہ الہام الٰہی تھا کہ موتا موتی لگ رہی ہے کہ مین بیدار ہو گیا - مگر ہمارے ہموطنون نے اسے بھی تمسخر مین ٹالا اور غفلت مین منہمک رہے - آخر دیکھا جو کچھ دیکھا - یعنی ۳ - مارچ سے شروع ہو کر ۲۷ - اپریل تک ۴۸۹۸۶۰ اموات طاعون سے سارے ہندوستان مین ہوئین اور ماہ مئی کے ایک ہفتہ مین ۶۷۶۸۱ -

اس پر بھی ان لوگون کی جرأت پر تعجب آتا ہے کہ وہی دم خم ہین صاف دیکھ رہے ہین - کہ گیارہ سال سے انی احافظ کل من فی الدار کی پیشگوئی پوری ہو رہی ہے - مگر کہتے ہین فلان

مرد کیون مرا۔ فلان کیون مرا۔ ان نادانون نے سمجھا ہی نہین کہ اس بحث کو صاف کرنے کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کا نمونہ صاف موجود ہے۔ کہ ان کیوقت مین جو عذاب آیا ہے۔ وہ جنگ تھی۔ جیسا کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے۔ ویستعجلونک بالعذاب ولن یخلف اللہ وعدہ۔ کہ کفار سے کسی عذاب کا وعدہ کیا گیا ہے اور وہ اس کے لئے جلدی کررہے ہین اور اس کی نوعیت پوچھتے ہین۔ انہین بتایا گیا۔ قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم او یلبسکم شیعا ویذیق بعضکم باس بعض (الانعام ۶۵)۔ یعنی وہ قادر ہے کہ آسمان سے یا زمین سے عذاب نازل کرے۔ یا انہین دو فریق بنادے اور ایک کو دوسری کی جنگ کا مزہ چکھادے۔ اس کے بعد قل لکم میعاد یوم لا تستاخرون عنہ ساعۃ ولا تستقدمون فرما کر ایک سال کی میعاد بتائی گئی۔ اور ویستنبئونک احق ھو قل ای وربی انہ لحق (یونس ۵) سے اس کی تائید کی گئی۔ آخر وہ جنگ کا یوم الفرقان آیا۔ مگر دیکھو۔ کہ اس مین صحابہ بھی شہید ہوئے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نہایت پیارے اور عزیز جدا ہوئے۔ مگر کیا ہم کہہ سکتے ہین کہ ان پر عذاب ہوا۔ ہرگز نہین۔ بلکہ ایک ہی تلوار تھی۔ جس سے صحابہ مرتے تو شہید کہلاتے اور مخالفین کے مرتے تو انہین ہلاک شدہ بولتے۔ برخلاف اس کے اپنے شہداء کی نسبت اموات (مردہ) کا لفظ بولنے تک کی مخالفت تھی۔ جیسا کہ فرمایا۔ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء اس مین سِر کیا تھا۔ آؤ مین بتادون۔ کہ جو فریق میدان مین بالآخر کامیاب ہوتا ہے۔ اس کے نقصانون کو کبھی کوئی نہین گنتا۔ بلکہ ہر امر کا فیصلہ اس کے خاتمے کے حالات کے مطابق ہوتا ہے۔ پس جب آخری فتح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی تو شہید ہونیوالے صحابہ کی اموات [illegible] پس بعینہ اسی طرح [illegible] ہے جو موافق و مخالف پر چل رہی ہے۔ آپ نتیجہ دیکھئے۔ کہ کونسی قوم بڑھ رہی ہے۔ مخالفون مین سے کئی مر گئے۔ اور کئی ہماری طرف آ گئے۔ گو ہم مین سے بہت کم مرے۔ اور کوئی ان کی طرف نہ گیا۔ پس اسی سنت نبوی کے موافق جیسا کہ آیت الٰہی کا منشا ہے۔ ہمارے احمدی شہید ہین۔ اور انہین مردہ کہنا گناہ۔ وہ یقیناً اپنے رب کے پاس زندہ ہین اور رزق دئیے جاتے ہین۔ جیسے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا حال تھا۔ مین یقیناً جانتا ہون کہ جہان جہان احمدی بھائی ہین۔ ان مین اور ان کے مخالفین مین ایک امتیاز رکھا جاتا ہے جیسا کہ میرے مکان ہی کے حالات سے ظاہر ہے۔ یہان دوسری دفعہ طاعون پھوٹا۔ پچھلی دفعہ ہم احمدیون سے سب کے سب محفوظ رہے۔ اس دفعہ بھی کوئی علی الاعلان اپنے تئین احمدی کہنے والا اور حضور کے احکام کا مطیع طاعون سے نہین مرا۔ حالانکہ دوسری طرف سے دو سو سے زیادہ آدمی مر چکے ہین [illegible] (۲۶ مئی) یہ کیون ہوا تا خدا تعالیٰ ظاہر کرے کہ مین کس قوم کے ساتھ ہون اس سے یہ بتانے کے لئے ایک اور نمونہ قدرت بھی دکھایا وہ کیا؟ ایک نوجوان عزیز بھائی کو طاعون ہوگیا۔ وہ اس مرض سے جس انتہائی حالت کو پہنچ گیا۔ وہ کچھ تو آبا جان کے خط سے معلوم ہوگی اور کچھ ان خطوط سے جو میرے نام آئے۔

ایسی خطرناک حالت مین مجھ سے سوائے اس کے کیا بن آیا۔ کہ خدا کے برگزیدہ نبی کے حضور شفاعت کے لئے عرض کرون۔ چنانچہ اس رحیم و کریم انسان کامل نے مجھ سے ناچیز کے اضطراب پر نگاہ و لطف سے توجہ فرمائی۔ اور دعا شروع کی۔ ۵ مئی کو جب مجھے محمد نور کے کوئی دم مہمان ہونے کا خط آیا۔ تو مین نے عاجزی سے ایک گذارش بھیجی جس کا مفصلہ ذیل جواب آیا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ دعا تو ہر وقت کی جاتی ہے۔ پھر بہت دعا کرونگا جب بلا نازل ہو جاتی ہے تو اس وقت سنت اللہ کے موافق دعا کم اثر کرتی ہے بہرحال دعا کرونگا۔ آج تہجد اور صبح کیوقت بہت دعا کی تھی مگر یہ وقت امتحان ایمان کا وقت ہے بہت مضبوطی سے خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھین اور خود بھی دعا کرتے رہو۔ مرزا غلام احمد۔ بہتر ہے وہ جگہ چھوڑ دین باہر میدان مین چلے جاوین۔

اس خط کو دیکھ کر مفتی صاحب صداقت مآب نے مجھے مبارکباد دیدی۔ کہ بس اب صحت سمجھو۔ یہ اس لئے کہ آپ کو بوجہ صحبت حضور کے اس بات کا علم تھا۔ کہ جب آپ غیر معمولی توجہ فرماتے ہین جبکہ آسمان پر اس کے مطابق فیصلہ ہو چکتا ہے۔ آخر وہی ہوا۔ جو چھتیس ۳۶ دن پہلے مجھے کہا گیا تھا۔ یعنی یہ کہ نہ صرف عزیز نے صحت پائی بلکہ دو تین اور احمدی بھی جنہین یہ مرض ابتدائی مرحلہ مین تھا۔ صحت یاب ہوگئے عزیز کی صحت ایک خارق عادت امر ہے اس لئے کہ طاعون ایک نوجوان کو تھی جس کا مزاج نہایت درجہ کا صفراوی و دموی واقعہ ہوا ہے۔ پھر گلٹیان بجائے ایک کے دو اور سب سے بڑھکر یہ کہ کوئی طبیب علاج کرنے والا نہ تھا بلکہ بوجہ ایک گاؤن کے اور دو کا نداروں کے باہر بھاگ جانے کے کوئی دوائی نہ ملتی تھی صرف دعاؤن پر زور تھا۔ جنہون نے اپنا اثر دکھایا۔ چنانچہ اس کے ثبوت مین مین وہ چٹھیان چھاپتا ہون جو حضرت مسیح موعود کو وصول ہوئین۔ قبلہ عالم المسیح الموعود۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

الحمد للہ علیٰ احسانہ۔ کہ برخوردار محمد نور نے اس مہلک مرض طاعون عذاب الٰہی سے آج یوم الجمعہ ۷ جون ۱۹۰۷ء کو بہت سی نجات پائی۔ چنانچہ جماعت جمعہ میں شامل ہونے کیواسطے میرے ساتھ مسجد تک چلا ہے فالحمد للہ علی نعمائہ وآلائہ کہ اس آیۃ اللہ دیکھنے پر ہمارا ایمان حضور کے صدق اور استجابۃ الدعوات پر بڑھ گیا۔ وجہ یہ کہ ایسا کوئی بیمار اس مرض کا اس گاؤن سے بلکہ میری دید و شنید کے مریضون سے نہین بچا۔ ایسا تپ شدید اور خون کا آنا اور بیہوشی سے مجنون ہونا اور لکنت سے کچھ کہنا اور کلام سمجھ مین نہ آنا اور ہر دو طرف طاعون کے دنبل ایسے بڑھنا کہ ورم ادھر جگر تک اور ادھر زانون کے قریب تک ہونا اور درد شدید عارض ہونا [illegible] ہوجانا وغیرہ وغیرہ تمام علامات موت [illegible] دیکھ [illegible] بھی یہی کہتے تھے۔ کہ کوئی دم والی بات ہے ایک مستانہ فقیر کے پاس مین گیا جس نے موت موت منہ سے نکالا صرف دل میں یہی تھی کہ حضور علیہ السلام کی دعا سے اس کا بچنا متیقن ہے اگر آپنے دعا کی۔ انما یتقبل اللہ من المتقین سو ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ میرا بچہ حضور کی دعا سے بچگیا۔ آپنے فرمایا تھا کہ مین محمد نور کے لئے تہجد مین بھی دعا کرتا ہون۔ فالحمد للہ علی اجابۃ الدعوات۔ فقیر امام الدین عفی اللہ عنہ گولیکی۔ ضلع گجرات

خدا کے پیارے مسیحا ایدک اللہ تعالیٰ۔ لاکھ لاکھ خدا کا سلام ہو آپ پر اور آپکے اہل بیت پر۔ حضور اقدس آپ کی ایک سچی خادمہ احمدی خاتون نہایت ادب و تعظیم سے حضور عالیجاہ کی خدمت مین آج مبارک عرض کرتی ہے اور وہ مبارک حضور علیہ السلام کی ہی دعائے نیم شبی کا اثر ہے جس نے ہمین بھی آج فرحت بخشی یعنی حضور کے غلام محمد نور الدین نام نے آج غسل صحت کیا اور مسجد مین آج جمعہ پڑھنے اور خداوند کریم کا شکریہ ادا کرنے گیا ہے۔ پیارے مہدی مخالفین آج حضور کے معجزہ کے قائل ہوگئے اور وہ سخت شرمندہ ہین۔ ہمین بخدا محمد نور کی زندگی کی کوئی آس نہ تھی اور تمام دے لوگ جو حکیم طبیب سیانے کہلاتے ہین انہون نے محمد نور کی زندگی سے بالکل جواب دیدیا تھا۔ بس اگر کچھ امید تھی تو حضور علیہ السلام کی توجہ کی۔ بیشک اور بلاریب یہ حضور کا معجزہ ہے اور ایک دہریہ بھی اگر محمد نور کی اُس حالت یاس اور اس حالت موجودہ کی طرف غور کرے۔ تو واللہ ایک رحیم کریم۔ رب العالمین اور رحمٰن۔ لایزال۔ واحد لاشریک خداوند کریم کی ہستی کا قائل ہو جائے۔ مخالفین حیرت سے انگشت منہ مین ڈالتے اور چپ ہین ٭ خدا کے معطر و مطہر مسیح تجھ پر درود و سلام تو نے میرا لوٹا ہوا باندا لگوا دیا اور میرے آبا کے نور نظر کو واپس کرایا۔ واقعی یہی معنے ہین۔ فارتد بصیرا کے۔ ناچیز اکمل کون ہے کہ اس شکر سے عہدہ برآ ہوسکے۔ یہ سب کچھ خدا تعالیٰ سے فضل ہوا۔ مین دو اور معجزون کا بھی گواہ ہون جن مین ایک

میری ذات کے متعلق ہے۔ کہ مین آٹھ ماہ برابر بستر علالت پر پڑا رہا۔ اطبا کی رائے ہوگئی کہ دق ہے۔ مگر آخر حضور کے پس خوردہ کے کھانے اور دعا سے صحت ہوئی بعد ازان میرا ایک عزیز نوجوان بیمار ہوا اُسے تپ دق تھا۔ ابا جان۔ حکیم الامۃ کو لینے گئے مگر اس صدیق ثانی نے فرمایا کہ میں تو کوئی لاکھ روپیہ روز دے تو مین قادیان سے باہر نہین نکلونگا۔ مایوسی کی حالت مین حضرت کی خدمت مین عرض کیا آپنے فرمایا مین دعا کرونگا تعجب کی بات ہے کہ یا تو بخار کئی ماہ سے ٹوٹتا نہ تھا یا جس دن دعا کرائی گئی صبح تپ کا نام و نشان نہ تھا۔ یہ بالکل سچا واقعہ ہے۔ محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی ضلع گوجرات

مسدس درعرض حال و تعریف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

آیا ہے اک مریض مسیحا ترے حضور | رنج والم سے سخت پریشان وناصبور
دریائے غم کا ہوگیا مشکل اُسے عبور | اپنے کرم سے پار لگا دو اُسے حضور
ہرچند درد سے ہوا جاتا نڈھال ہو
دارالامان میں ایک شفا کا کمال ہو

تشخیص میں مرض کی نہ وقت اُٹھایئے | بیمار عشق ہوں مجھے دارو پلایئے
درمان درد کا کوئی نسخہ بتایئے | اس قید غم سے اب مجھے جلدی چھڑایئے
ہاں جلد ہو۔ کہ حسرت دیدار رہ نہ جائے
یونہی تڑپ تڑپ دل بیمار رہ نہ جائے

دنیا نے میرے ساتھ عجب بیوفائی کی | اول دکھائی شان ہراک دلربائی کی
پر بعد کچھ نہ چھوڑی کسر بے وفائی کی | ہرچند اس میں بُو نہیں ہو آشنائی کی
پر کیا کروں کہ موہنی سی۔ دلفریب تھی
اک برق بہر خرمن صبر وشکیب تھی

میں بھی بشر تھا اس کے میں چکمے میں آگیا | اس کی ادائے ناز میں دل کو پھنسا دیا
پر دل جلوں کو عیش میسر کہاں بھلا | قسمت میں رنج وغم تھا۔ وہی پیش آگیا
گذری نہ مجھ سے چھو کے کبھی بھی ہوائے عیش
عشرتکدہ ہوا ماتم سرائے عیش

کیوں جال میں پھنسا دیا۔ تن من جلا دیا | اس نے میری اُمید کا گلبن جلا دیا
جس میں بسیرا تھا۔ وہ نشیمن جلا دیا | دنیا نے میرا دین کا خرمن جلا دیا
دل کی لگی اب آپ کرم سے بجھایئے
ہوں تشنہ کام۔ مجھ کو مئے حق پلایئے

بھاتی نہیں یہ مجھ کو زمانے کی چال ہے | بگڑی ہوئی ہراک کی یہاں چال ڈھال ہے
کوئی نہیں یہاں جسے فکر مآل ہے | کشتی ہو ان کی پار۔ سراسر محال ہے
ظلمت نے ورتہ کو دلوں سے اٹھا دیا
اس روشنی نے ان کی مرادل بجھا دیا

عیسائی کہتے ہیں ستم ناروا کیا | پُر خدا یہود نے سولی چڑھا دیا
اسلام والے کہتے ہیں پھر پُر اٹھا لیا | عیسے کو آسمان پہ خدا نے بُلا لیا
احمد سے یہ بڑھاتے ہیں عیسے کا مرتبہ
اور وہ تو دیتے ہیں اُسے اللہ کا مرتبہ

اُسے مثیل عیسے نظر کوئی دم کرو | تیغ قلم سے جھوٹوں کے سر کو قلم کرو
اے چودہویں صدی کے مجدد کرم کرو | کہدو۔ انہیں کہ جان پہ نہ اپنی ستم کرو
مٹ جائیں تا جو تفرقے خیر الامم میں ہیں
سب جمع طاقتیں ترے زور قلم میں ہیں

آنا تیرا کا ایک زمانہ تھا منتظر | لاکھوں گذر چکے ترے مشتاق پیشتر
اسلام کی مدد کو تو آیا ہے وقت پر | اسلام کے جہاز کو اک دم میں پار کر
اے آنکہ فرش راہ تو این ہر دو چشم ماست - نعمت اللہ گوہر چنیوٹ
خوش آمدی بیا لگ سہلاً ومرحبا

تشفی بذریعہ کشف

بحضور حضرت اقدس مرزا صاحب مسیح موعود السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عالیجاہا۔ عرصہ چار سال سے اس عاجز کا والد اس دنیا فانی سے کوچ کر گیا ہے۔ اس طرح اس عاجز کو بہت سا صدمہ اور رنج ہوا اور انہی دنوں میں جبکہ بندہ کا گریہ وزاری کے سوا کچھ اور کام نہ تھا خیال آیا۔ ادھر یہ دنیا تو ایک سکار اور دغاباز ہے اور سراسر ایک دھوکے کا گندا ہے۔ اس لئے بندہ اس کم بخت ناپائدار دنیا سے سخت بیزار ہوگیا اور یہی خیال کیا کہ کسی طرح اس اسلام کی اصلیت اور اللہ تعالیٰ کی معرفت سے کچھ آگاہ ہوں۔ عالیجاہا یہ عاجز اسی فکر میں شب وروز غرقاب رہنے لگا اور جس کسی سالک کو یا عابد کو یا عالم کو اس فن میں ماہر دیکھا فوراً اس کی خدمت میں باادب نیاز حاضر ہوتا اور اپنی دلی احوال بیان کرتا۔ اسی طرح یہ عاجز تمام دن رات پھرا کرتا اور ایسے ہی مصنوعی سالکوں۔ عابدوں اور عالموں کی ہروقت صحبت میں رہتا۔ مگر افسوس کہ سوائے مایوسی کے اور کچھ نہ حاصل ہوتا۔ بعد ازاں عام لوگوں نے اس عاجز کا یہ حال دیکھ کر کہا کہ فلاں فلاں جگہ بڑے بھارے کامل پیر ہیں۔ تم ان کے پاس جاؤ۔ اسی طرح یہ عاجز پھر ملک بملک پھرنے لگا۔ مگر افسوس۔ کہ جس چیز کے لئے بندہ متلاشی جاتا وہاں وہ ہرگز دکھائی نہ دیتی۔ بلکہ الٹے الٹے ان کے خیالات دیکھتا۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ایک رات سویا ہوا تھا۔ خواب دیکھتا ہوں کہ میں ایک بڑے سے جنگل میں پھر رہا ہوں اور اس تمام جنگل میں اندھیرا اندھیرا ہے کہیں روشنی کا اس جنگل میں نام تک دکھائی نہیں دیتا اور بندہ کہیں روشنی کو ڈھونڈ رہا ہے۔ ایک جگہ جاکر دیکھتا ہوں۔ کہ ایک چیز ہے اور اس میں ایک سوراخ ہے بندہ اس سوراخ سے نظر اٹھا کر کیا دیکھتا ہے۔ کہ سامنے اس زمین میں روشنی چمک رہی ہے بندہ اس روشنی کو دیکھ کر نہایت ہی خوش ہوا ہے اور آگے اس روشنی کی طرف چلا ہے۔ آگے جاکر کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک بڑا لمبا چوڑا اور نہایت ہی عمدہ تخت ہے اور اس تخت پر آنحضور نہایت ہی عمدہ پوشاک پہنے ہوئے اور سر مبارک پر ایک نہایت عمدہ جڑاؤ تاج رکھے بیٹھے ہوئے ہیں اور وہاں ایک آدمی اس عاجز کو کہتا ہے۔ کہ وہ دیکھو یہی امام آخرزمان مسیح موعود قادیانی ہیں۔ پس بندہ یہ بات سنکر نہایت ہی خوش ہوا ہے اور پھر بخدمت عالیہ میں بندہ نے حاضر ہوکر بڑے ادب ونیاز سے السلام علیکم کیا ہے اور حضور نے بڑی مہربانی اور خوش اخلاقی اور خندہ پیشانی سے وعلیکم السلام کہا ہے اور پھر آپ حضور نے اس عاجز کے ساتھ بہت سا پیار کیا ہے اور چھاتی سے لگایا ہے اور نہایت ہی مہربانی سے حضور پیش آئے ہیں چونکہ اس وقت تہجد کا وقت تھا اس لئے بندہ بیدار ہوگیا اور یہ خواب دیکھ کر نہایت ہی خوش ہوا اور پھر اسی دن سے یہی تسلیم کر لیا کہ واقعی آپ مسیح موعود ہیں۔ پھر کچھ دن کے بعد عالیجاہا اس عاجز کو ایک اور خواب آئی۔ کہ آپ ایک بڑی عمدہ اور بہت اونچے محل پر لوگوں کو وعظ سنا رہے ہیں اور بندہ بھی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا ہے اور آنحضور کے سامنے بندہ بہت ہی گریہ زاری کرتا ہے بلکہ آنحضور کے سامنے گریہ وزاری کرتے کرتے بیہوش ہوگیا ہوں اور پھر آنحضور نے بڑے مہربان اور خوش ہوکر بندہ کو زمین سے اٹھا لیا ہے اور عاجز کے بدن سے گرد وغیرہ خود حضور نے اپنے دست مبارک سے اتاری ہے اور آنحضور نے بڑی مہربانی اور خوش اخلاقی سے بندہ کو کہا۔ کہ اے میاں ہوشیار ہو کیوں اس قدر گھبراتا ہے اور کیوں خواہ نخواہ تنگ ہوتا ہے۔ اسیطرح آنحضور نے اس عاجز کو بہت سا اطمینان دیا ہے پھر عالیجاہا بندہ یہ خواب بھی دیکھ کر دل وجان سے آپ پر عاشق ہوگیا۔ اور آپکے دعوے کو برحق ماننے لگا۔ اور نیز یہ بھی عاجز عرض کرتا ہے کہ اس عاجز نے اپنی طبیعت کو خود ہی آپ کی طرف مائل نہیں کیا بلکہ قدرتاً ہی اس عاجز کے دل میں کوئی ایسی کشش ڈالی ہے۔ کہ یہ عاجز آپ کے دعوی پر دل وجان سے مائل ہوگیا ہے اور سچ اور صاف صاف کہتا ہوں۔ کہ آجکل دنیا میں کوئی آپ جیسا مبشر نہیں جو موجب نجات ہو۔ عالیجاہا آپ واقعی حق پر ہیں۔ اب برائے مہربانی و برائے خدا بدین خط ہذا اس عاجز کو بھی بیعت میں داخل کر کے دعا کریں اور کوئی درود یا وظیفہ ضرور لکھیں اور جناب سے سرفراز کریں۔ زیادہ حد ادب۔ میں ہوں ایک عاجز بدنصیب غرقاب شدہ۔ ثناء اللہ احمدی قوم قاضی امام مسجد کالا اخلاقی۔ تحصیل رعیہ۔ سیالکوٹ

استفسارات بمعہ جوابات

جناب منشی غلام مرتضیٰ صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط حضرت حکیم الامۃ نے مجھے جواب لکھنے کے لئے دیا۔ آپکا پہلا سوال لفظ بلفظ یہ ہے

۱۔ اوقات نماز کے لئے جب طلوع اور غروب اور شفق کی سیاہی وغیرہ الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔ تو ایسے ممالک کے لئے جہاں بارہ گھنٹہ سے چھ مہینے تک کے دن رات ہیں ان الفاظ سے کیسے مطلب برآری ہوسکتی ہے!

جواب۔ اگر درحقیقت آپ نے قرآن کریم میں یہی لکھا دیکھا ہے کہ اوقات نماز کے لئے سورج کے غروب اور دلوک کا دیکھنا ضروری ہے تو پھر جن دنوں میں بادل کے سبب سے آٹھ آٹھ دن تک سورج دکھائی نہیں دیا کرتا۔ ان دنوں میں آپ نماز کا التزام کس بنا پر کیا کرتے ہیں۔ ضرور آپ کہیں گے۔ کہ گھڑی کے ذریعہ سے وقت کا اندازہ ہم لگا سکتے ہیں۔ تو میں کہوں گا کہ یہ گھڑی ہر جگہ کام دے سکتی ہے۔ خواہ وہاں سورج چھ ماہ تک دکھائی نہ بھی دیتا ہو۔ قرآن کریم میں لکھا ہے۔ یغضوا من ابصارھم۔ اب ایک مادری اندھا کیا کرے اور پھر لکھا ہے۔ زنا مت کرو۔ اب ایک پیدائشی نامرد اس برکس طرح سے عمل کرے اس میں تو زنا کرنے کی طاقت ہی نہیں۔ یا یوں سمجھ لو۔ کہ قرآن کریم میں لکھا ہے اپنی بیویوں سے جماع کرو۔ اب ایک رنڈوا آدمی کیا کرے۔ غرض اسلام میں تکلیف مالا یطاق جائز نہیں۔ اللہ کریم استطاعت سے بڑھکر تکلیف نہیں دیتا۔ سوچو تو سہی ہاتھ کٹا چہ وضو کا کیا کرے۔ غرض ایسے ہی مسائل کے لئے اللہ کریم فرماتا ہے۔ لا یکلف اللہ نفسًا الا وسعھا۔ قرآن کریم میں ہر ایک حکم محل اور موقع کے مطابق ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۲۔ شق القمر وغیرہ معجزات وحضرت موسےٰ و ابراہیم وغیرہ رسولوں کے جو معجزے ہیں ان کی نسبت ہماری جماعت کا کیا اعتقاد ہے۔ مسمریزم اور معجزہ میں کیا فرق ہے۔

جواب۔ ہماری جماعت کا یہی مذہب ہے۔ کہ یہ سب معجزات حق ہیں اور یہ سب معجزات جو قرآن کریم میں درج ہیں قانون قدرت کے اندر ہیں اور قانون قدرت کی حد بست نہیں ہو سکتی۔ ہمارا ایمان ہے کہ شق القمر ہوا تھا اور حضرت موسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام سے معجزات اور خوارق عادت کرامات صادر ہوئے تھے اور ان باتوں کا زندہ ثبوت ہمارا بروز الانبیاء امام الزمان سلمہ الرحمان موجود ہے۔ آپ کو بھی بوجہ عدم توجہ شبہات اُٹھتے ہونگے اور ابتدا میں ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔ مگر جو لوگ حضرت صاحب پر ایمان نہیں لائے ان کے شکوک کی تو کوئی حد ہی نہیں۔ مگر آپ یاد رکھیں کہ جوں جوں انسان ایمان میں ترقی کرتا ہے توں توں اس کو خدا کی قدرتوں پر یقین ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ علم الیقین سے عین الیقین اور پھر حق الیقین تک پہنچ جاتا ہے۔

جو کام خدا تعالیٰ کی طرف سے خوارق عادت طور پر نبیوں کے ذریعہ سے صادر ہوں ان کو معجزات کہا جاتا ہے اور خلقت ان کا مقابلہ کرنے سے عاجز آجاتی ہے اور دوسرے لوگوں کے طلسمات جو بذریعہ مشق حاصل ہو سکتے ہیں عمل مسمریزم کہلاتے ہیں۔

پھر نجومی اور مسمریزمر اقتداری پیشگوئیاں نہیں کر سکتے اور نہ آجتک کسی غیر نبی سے نکیں۔ پھر نبیوں کے کاموں میں ثبوت ہستی باریتعالیٰ کا جلوہ نظر آتا ہے اور مسمریزمر کے اپنے اخلاق ایسے اعلےٰ نہیں ہوتے اور نہ ہی وہ اپنے طلسمات سے ثبوت ہستی باریتعالیٰ دے سکتا ہے بلکہ ایک دہریہ بھی مسمریزم کی مشق کر سکتا ہے۔ مسمریزم کی مشق ہر ایک صاحب استعداد حاصل کر سکتا ہے مگر معجزات کا دعویٰ ہر ایک نہیں کر سکتا بلکہ مشاہدہ بتلا رہا ہے۔ کہ خدا پر افترا کرنے والا جلدی خائب و خاسر ہو جاتا ہے۔ اور پھر آپ یہ بھی یاد رکھیں۔ کہ مسمریزمروں کو معجزہ دکھلانے کا دعویٰ بھی نہیں ہوتا۔ کیا آجکو کسی مسمریزم والے نے یہ کہا ہے کہ یہ نشانی میں خداتعالیٰ کی طرف سے لے کر آیا ہوں۔ اگر ایسا ہے تو اس عاجز کو بھی مطلع کریں۔ میرے خیال ناقص میں وہ تو یہی کہا کرتے ہیں۔ کہ یہ ہماری اپنی مشق کا نتیجہ ہے۔ مسمریزم اور معجزہ میں وہی فرق ہے جو چراغ اور سورج کی روشنی میں فرق ہے۔

سوال نمبر ۳۔ تیسرا سوال آپنے ذرا غیر ضروری طور پر لمبا کر دیا ہے اس لئے اس میں سے آپکا سنہری فقرہ لفظ بلفظ درج کرکے جواب دیا جاتا ہے۔

سوال۔ سیدنا مسیح علیہ السلام سے پہلے کے تیرہ خلفاء کون کون ہو گذرے ہیں۔ مسیح ناصری سے پہلے جو خلفاء ہوئے ان کے نام بنام ماننے والوں کا ایک متحیر گروہ قائم رہا ہے اسلام میں اس کی نظیر پیش کرنی چاہیئے اور یہاں تو حفاظت کا وعدہ بھی ساتھ ہے۔

جواب۔ مماثلت کے لئے یہ ضروری نہیں ہوتا کہ ہر ایک بات میں برابری ہو۔ مثلاً کوئی کسی سے کہے۔ کہ تم شیر کی طرح ہو۔ تو اس سے یہ ضروری نہیں کہ مجھے دُم بھی لگ جاوے اور تیز پنجے بھی ہو جاویں۔ بلکہ یہ بھی ضروری نہیں کہ مجھ میں قوت پیدا ہو جاوے۔ صرف خصوصیت سے بہادری کا ہونا ضروری ہے ایسا ہی اگر دو مستقیم خط ا ب پر اس طرح سے ا ب ج د ہوں۔ اور اگر خط د ج کو خط ا ب پر رکھا جاوے کہ نقطہ د الف پر اور نقطہ ج ب پر ٹھیک ٹھیک واقع ہو جائے تو اس سے ماننا پڑے گا کہ خط ا ب اور د ج آپس میں برابر ہیں۔ یہ آپنے خود مان لیا ہے۔ کہ ان خلفاء کی بابت تفاسیر میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ مگر آپ جانتے ہوں گے۔ کہ جب کسی قسم کا اختلاف پڑ جاوے تو پھر کلام الٰہی کیطرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔ سو اس لئے اس معاملہ میں بھی اسی کو اپنا حکم سمجھنا چاہیئے۔ جہاں تک میں نے غور اور تدبر سے کام لیا ہے۔ مجھے یہی معلوم ہوا ہے کہ قرآن مجید میں ان خلفاء کا نام بنام ذکر نہیں اور نہ ہی کوئی ضرورت تھی۔ جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتَابَ وَقَفَّیْنَا مِنْ بَعْدِہٖ بِالرُّسُلِ وَاٰتَیْنَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ الْبَیِّنٰتِ وَ اَیَّدْنٰہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ الخ

ایسا ہی اور جگہ بھی آیا ہے۔ کہ موسےٰ کو تو ہمنے کتاب دی اور اس کے بعد اسی کتاب کو ماننے والے رسول ہوتے رہے اور آخر پر عیسیٰ بن مریم مبعوث کئے گئے۔

یعنے موسیٰ کو کتاب دے کر ایک سلسلہ شروع کیا گیا اور کئی رسول اسی کتاب کو ماننے والے پے درپے ہوتے رہے اور آخر عیسیٰ بن مریم پر اس سلسلہ کا اختتام ہوا۔

اب اس موسوی سلسلہ کے ساتھ محمدی سلسلہ کی مماثلت کا ہونا ضروری ہے۔ جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ انا ارسلنا الیکم رسولًا شاھدًا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا۔ اور پھر فرمایا۔ لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم۔ اب چونکہ موسوی سلسلہ کے افتتاح اور اختتام کا مفصل ذکر ہے اس لئے بموجب قاعدہ مماثلت کے اللہ کریم نے قرآن کریم میں دو ہی زمانوں کا خصوصیت سے اور بڑے زور سے بیان کیا ہے جیسے فرمایا بعث فی الامیین رسولا منھم اور پھر فرمایا۔ واخرین منھم لما یلحقوا بھم۔ اور اسی کو ثبوت ہستی باری تعالیٰ بھی گردانا جیسے فرمایا۔ کیف تکفرون باللہ وکنتم امواتا فاحیاکم ثم یمیتکم ثم یحییکم۔ ایسا ہی اس سے بھی باریک در باریک اور نہاں در نہاں جوابات بفضل خدا ہمارے پاس موجود ہیں۔

(باقی دیکھو صفحہ ۱۰)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سچا احمدی کون ہے

اس بات کے ظاہر کرنے کے لئے کہ احمدی ہم [illegible] کے لئے کیا شرط ہین مجھہ کو بہت بڑی کوشش اور سعی کی ضرورت نہین اور نہ یہ حاجت ہے کہ ایک طول و طویل مضمون مین مین یہ ظاہر کرون کہ فرقہ احمدیہ خدا تعالیٰ نے کن اغراض پر قائم کیا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کے مخفی در مخفی رازون کا جاننا انسانی طاقت سے بالا ہے انسانی دماغ اس کے سمجھنے سے بالکل قاصر ہے ہان چند موٹی باتین جو کہ خدا کے رسول کی معرفت ہم کو معلوم ہوئی ہین وہ بالکل ظاہر ہین اور خود حضرت مسیح موعود اپنی کئی کتابون مین بلکہ تمام کی تمام ہی ان کی نسبت بہت کچھہ لکھہ چکے ہین اور کوئی غور کرنے والا انسان ہو تو اس کے لئے وہ شرائط بیعت ہی بہت کچھہ کافی ہین اور انہین فکر کرنے سے اس سلسلہ کے قائم ہونے کی غرض ایک تیز نظر والے انسان پر کھل جاتی ہے۔ سب سے بڑی بات جس کے لئے انبیاء کا آنا ہوتا ہے وہ شرک کی بیخ کنی ہے اور یہی سب سے بڑا کام ہے جس کے لئے وہ مامور ہوتے ہین اور ان کی تمام کوششین شرک کے مٹانے پر ہی لگی ہوئی ہوتی ہین کیونکہ یہی شرک ہے جس کی وجہ سے تمام گناہ پیدا ہوتے ہین اور یہ ظاہر بات ہے کہ جب خدا تعالیٰ کی کامل معرفت نہ ہوگی تو گناہ اور بدی بڑھے گی اور جب خدا کی کامل معرفت انسان کو نصیب ہوگی تو پھر وہ بدیان جو کہ معرفت کے نہ ہونے کی وجہ سے ہوتی ہین۔ کبھی پیدا نہین ہو سکتین۔ جیسا کہ آگ کی خاصیت کو جاننے والا انسان کبھی اس مین ہاتھہ نہ ڈالے گا مگر وہ جس کو علم نہین کہ آگ مین جلانے کی طاقت بھی ہے بلا سوچے سمجھے اس مین ہاتھہ ڈالدے گا۔ پس اسی طرح وہ جو کہ جانتا ہے اور اُسے کامل یقین ہے کہ خدا علیم و بصیر ہے قادر ہے اور شدید العقاب ہے، کبھی وہ گناہ اور بدیان نہین کر سکتا جن کا اس کو علم ہو مگر وہ جس کے دل پر زنگ لگا ہوا ہے اور جس کا سینہ بجائے علم کے بے علمی سے پُر ہے۔ جس کا دماغ خدائی وراء الوراء ہستی تک نہین پہونچ سکتا۔ وہ ہر طرح کے فسق و فجور مین مُبتلا ہو جاویگا۔ اور چونکہ انجام پر اس کی نظر نہین اس لئے ان گناہون کے کرنے سے ان کو کوئی پرہیز نہین ہوگا جو کہ آخر کار ان کی تباہی اور بربادی کا موجب ہون گے پس تمام گناہ خدا تعالیٰ کی معرفت کے نہ ہونے سے پیدا ہوتے ہین اور اس کا نتیجہ شرک ہوتا ہے اور آگے اس کی شاخین در شاخین نکل کر طرح طرح کی بدیان اور قسم قسم کے گناہ اور عجیب عجیب شرارتین پھیل جاتی ہین پس ہر ایک مامور کا پہلا فرض یہ ہوتا ہے۔ کہ بنی نوع انسان کے دلون مین سے شرک کے بیج کا ستیاناس کر دے مگر چونکہ شرک ہر زمانہ مین نئی نئی صورتون مین انسان کو تباہ کرتا ہے اس لئے انبیاء کو بھی زمانہ کی حالت کے مطابق نئے نئے ہتھیارون سے اس کا زور توڑنا پڑتا ہے۔ جیسا کہ شعیب کے وقت مین شرک کا زیادہ زور میزان مین کمی کرنے کی صورت مین تھا اور ان کو بھی اسی کے مطابق کارروائی کرنی پڑی جس سے انہون نے اُس مرض کو دور کیا اور دنیا بھر مین پھر نیکی اور تقویٰ کا بیج بو دیا۔

اسی طرح آج کل چونکہ دنیا کی محبت اور ثروت و جاہ کا عشق ہر ایک دل مین سمایا ہے اور ہر ایک انسان دنیا کمانا ہی اپنے پیدا ہونے کی اصل غرض سمجھتا ہے اس لئے ہمارے امام حضرت مسیح موعود کو بھی زیادہ زور اس بات پر دینا پڑا ہے کہ اس دنیا طلبی کو دنیا سے دور کیا جائے اور خدا کی کامل معرفت لوگون کے دلون مین پیدا کی جائے اور یہی وجہ ہے کہ حضرت صاحب بیعت کے وقت یہ اقرار کراتے ہین۔ کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھون گا بعد یہ اس لئے ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی پاک کلام قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ دجال کو بہت مال دیا جاوے گا۔ جس کی وجہ سے وہ لوگون کو بہکائے گا جیسا کہ سورۃ زخرف مین ہے۔ کہ ولولا ان یکون الناس اُمّۃً واحدۃً لجعلنا لمن یکفر بالرحمن لبیوتھم سقفاً من فضۃٍ ومعارج علیھا یظھرون۔ یعنے اگر لوگون کے بہکائے جانے کا خیال نہ ہوتا اور اس بات کا خیال نہ ہوتا کہ تمام کے تمام لوگ عیسائی ہو جائین گے تو ہم دجال کو اتنا مال دیتے کہ وہ اپنی چھتین اور سیڑھیان بھی چاندی کی بنا لیتے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ دجال کو اتنا مال ضرور ملے گا کہ تمام دنیا کو تو نہین مگر ایک عظیم الشان حصہ کو وہ اس کی وجہ سے اپنے اپنے دین سے پھیر دے گا۔ جیسا کہ آج کل کی عیسائیون کی حالت ظاہر کر رہی ہے اور ہر ایک شخص جانتا ہے۔ کہ ان کے برابر دنیا مین کوئی مالدار نہین۔ پس اس فتنہ کو دور کرنے کے لئے ضروری تھا۔ کہ ہمارے امام حضرت مسیح موعود ہر ایک سے یہ وعدہ لیتے ہین کہ مین دین کو دنیا پر مقدم رکھون گا تاکہ وہ آیندہ دجال کے قبضہ مین نہ آئے۔ پس اس بات کو مدنظر رکھہ کر احمدی وہی ہے جو کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھے اور اپنے تمام مال و دولت کو ایسے کامون پر صرف کرے جن سے دین کی ترقی ہو اور خدا تعالیٰ نے اس کے لئے جو راہ بتائی ہے وہ یہ ہے۔ کہ ولتکن منکم اُمّۃ۔ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر۔ واولٓئک ھم المفلحون اور اس کے لئے ضروری ہے کہ ایسے لوگ امام وقت کی صحبت مین رہین اور اُن فیوض رحمانی سے فائدہ اٹھاوین جو کہ ہر وقت اُس پر نازل ہوتے رہتے ہین پس اس بات کو سوچکر حضرت صاحب نے لنگر خانہ کا انتظام کیا ہے تاکہ وہ لوگ جو کچھہ سیکھنے آئین ہر وقت علوم رُوحانی حاصل کر سکین اور وہ تکالیف جو کہ مسافرت مین کھانے وغیرہ کے لئے پیش آتی ہین ان کو نہ ستائین چنانچہ وہ لوگ جو کچھہ مُدت یہان رہ کر جاتے ہین اُن لوگون سے جو کہ یہان کبھی نہین آئے۔ علم و فضل مین بدرجہا بڑھ کر ہین اور جو کام کہ قادیان مین شرک کی بیخکنی کے لئے ہو رہا ہے وہ ممکن نہین کہ کہین اور ہو سکے۔ پس کیا ہر ایک احمدی کا فرض نہین کہ خدا تعالیٰ کے منشاء کے پورا کرنے کے لئے اور دین کی ترقی کے لئے وہ اپنی جان اور مال سے مدد کرے۔ تمہارے سامنے صحابہ کی نظیر موجود ہے کہ انہون نے کس طرح اپنے جان و مال کو قربان کر کے دین کو ترقی دی۔ پس کیا تم لوگ جن کو خدا تعالیٰ نے اس زمانہ مین جو کہ آخری زمانہ ہے اپنے کام کے پورا کرنے کے لئے چن لیا ہے وہ نمونہ نہین دکھاؤ گے کیا تم کو معلوم نہین کہ صحابہ نے دین کے پھیلانے کے لئے ہر ایک چیز جو ان کے پاس تھی قربان کر دی۔ انہون نے اپنے عزیز و اقارب کو چھوڑا۔ دوستون کو چھوڑا مالون کو فدا کر دیا اور جانین لڑا دین اور اس قدر کوشش اور سعی کے بعد اُس مقصد مین کامیاب ہوئے جس کے لئے راتون انہین نیند نہ آتی تھی یعنے تمام دنیا سے انہون نے شرک کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا اور خدا تعالیٰ کا نام تمام دنیا مین بلند ہوا۔ پس جب تک تم وہی کوشش نہ کرو اور اسیقدر مشقت سے کام نہ لو۔ تمہاری آئندہ ترقی ناممکن ہے خدا نے تم کو امن کا زمانہ دیا ہے۔ احمدی فرقہ مین داخل ہونے کے بعد تمہاری جانون پر کوئی سختی نہین۔ حالانکہ صحابہ کی جانین ہر وقت خطرہ مین تھین۔ تم پر ایک ایسی عادل گورنمنٹ حکومت کرتی ہے کہ جس نے تمام فرقون کو مذہبی آزادی دے رکھی ہے حالانکہ صحابہ کے وقت یہ بات نہین تھی۔ ان مین اگر کوئی شخص ایمان لے آتا تو اس کو ہر وقت اپنی جان کا خطرہ لگا رہتا تھا چنانچہ بہت سے صحابہ مُسلمان ہونے کی وجہ سے نہایت بیدردی

سے قربان کئے گئے یہان تک کہ ان کی دونون ٹانگین دو اونٹون
سے باندھ دیتے تھے اور پھر ان کو مختلف راستون سے چلا
دیتے تھے۔ جس سے ان کی لاتین چرجاتی تہین اور وہ اس
تکلیف اور عذاب مین شہید ہو جاتے تہے۔ پھر وحشی عرب
مسلمان عورتون کی فرجون مین نیزہ مار کر ان کو شہید کر دیتے تہے اور
وہ بڑی خوشی سے اس موت کو قبول کرتی تہین۔ مگر اسلام سے
پھرنا قبول نہ کرتی تہین۔ پھر مالی رنگ مین بہی انہون نے کچھ کم
قربانی نہین کی۔ انہون نے اسلام کی ترقی کے لئے اپنے گھربار کو
چہوڑ دیا اور بعض دفعہ جب روپیہ کی ضرورت پڑی تو انہون نے
اپنے مالون کا بہت سا حصہ نبی کریم کے سپرد کر دیا اور حضرت
ابوبکر نے تو اپنا تمام مال ہی لا کر دے دیا اور نبی کریم کے پوچھنے
پر کہ تم نے گھر مین کیا چہوڑا۔ جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول
پس انہون نے جانون کی ضرورت کے وقت جانین قربان کر
دین اور مال کی ضرورت کے وقت اپنے مال حوالہ کر دئے اور تم
لوگون کو تو اس قدر آسانی ہوگئی ہے کہ تمہاری جانین بالکل
محفوظ ہین۔ صرف تم سے مال کی قربانی چاہی جاتی ہے کیونکہ
اس وقت دنیا مین حُبِّ مال و جاہ کا شرک ہے جو کہ سب
بدیون کی جڑ ہے پس افسوس کی بات ہے کہ باوجود اس
قدر آسانی کے پھر تم سستی دکہاؤ۔ میرے دوستو! خدا نے تم
کو چن لیا ہے اور اگر تم خدانخواستہ اپنے آپ کو نالائق ثابت کرو گے
تو وہ اور کسی قوم کو اپنے مطلب کے لئے چن لے گا۔ یہ اس کا
احسان ہے۔ کہ اس نے تم کو دین کی خدمت کا موقعہ دیا ہے۔
اور تم کو چاہیئے۔ کہ اس موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہ دو۔ بلکہ تم کو چاہیئے
کہ اپنے اموال کو دین کے لئے خرچ کر کے ثابت کر دو۔ کہ حضرت
مسیح موعود کے ہاتھ پر جو وعدہ تم نے کیا تہا کہ ہم دین کو دنیا
پر مقدم رکھین گے اس کو تم نے پوری وفاداری سے پورا کر
دیا۔ مین تمہین سچ کہتا ہون کہ جو آج سستی کرتا ہے۔ کل
اپنے کئے پر روئے گا مگر کچھ نہ بنے گا۔ تم سے خدا تعالیٰ اس
وقت مالون کی قربانی چاہتا ہے اور تم کو چاہیئے۔ کہ تم وہ
قربانی کر دو۔ کہ خدا تعالےٰ بہی اپنے وعدہ کے مطابق تم کو
وہ انعام دے جو کہ اس نے قرآن شریف مین مومنون کے
لئے بیان فرمایا ہے۔ کہ الیوم اکملت لکم دینکم
واتممت علیکم نعمتی۔ اور تمہارے لئے بہی وہی الفاظ
استعمال کرے۔ جو کہ اس نے صحابہ کے لئے کئے ہین کہ
رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ۔ آج کل سب سے زیادہ دین کی خدمت
لنگر کی امداد ہے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے دین کی اشاعت
مین سب سے زیادہ مدد ملتی ہے اور خدا کے منشاء کے
مطابق لوگ پیدا ہوتے ہین۔ اور وہ لوگ جو کہ قادیان
مین دین سیکھنے کے لئے آتے ہین۔ بجائے اس کے
کہ ان کو کہانے پینے اور پکانے کا فکر ہو وہ بڑے آرام
سے دین سیکھتے ہین اور واپس جا کر اپنے اپنے وطن مین
تبلیغ کرتے ہین۔ پس مبارک ہے وہ جو اپنے مقدور
کے مطابق اس مد مین چندہ دیتا ہے اور وہ لوگ جو کہ
اس طرف سے غافل ہین ان کی حالت نہایت قابل رحم
ہے کیونکہ شاید انہین دین کی ترقی سے کوئی واسطہ
نہین۔ اے میرے دوستو! سب سے زیادہ ضروری
مدّ دین کی اشاعت کی یہی ہے اس لئے سب سے زیادہ
اسی طرف توجہ ہونی چاہیئے اور یہی موقعہ ہے کہ تم اس کی
مدد کر کے ثواب دارین کماؤ۔ ورنہ خدا کے وعدہ کے
مطابق وہ دن قریب آتا ہے کہ سونے کا پہاڑ دینے
والے لوگ بہی پیدا ہون گے۔ مگر ان کو اس وقت
اس قدر ثواب نہ ہوگا جتنا آج کل ایک پیسہ دینے والے
کو۔ اس لئے ہر جگہ کے لوگون کو چاہیئے۔ کہ وہ ہر وقت
اس مد کے لئے تحریک کرتے رہین۔ کیونکہ یہ تمہین
لوگون کا کام ہے کہ تم اس مد کے لئے روپیہ جمع کرو
ورنہ خدا کے مامور کو اور بہت کام ہین۔ کیا تم چاہتے
ہو اور تمہاری غیرت برداشت کرتی ہے۔ کہ حضرت
مسیح موعود بڑے بڑے کام چہوڑ کر لنگر کے لئے
تحریک کرتے رہا کرین۔ نہین تم مین سے کسی کا یہ دل
نہین چاہتا۔ پس خود کوشش کرو۔ اور اس نیک کام مین
ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرو۔ پچہلے
بدر مین اخویم مفتی صاحب نے اس کے متعلق تحریک کی تہی جس
پر لوگون نے کچھ توجہ کی ہے مگر وہ ابہی کم توجہ ہے مگر جب
تک وہ اپنے پورے زور سے اس طرف توجہ نہ کرین گے
وہ اس فرض سے سبکدوش نہین ہون گے جو کہ خدا تعالیٰ
نے بیعت کے دن ان پر مقرر کیا تہا یعنے یہ کہ وہ دین کو
دنیا پر مقدم رکھین گے۔ مین دیکھتا ہون کہ تم مین ایسے
لوگ بہی ہین جو کہ صحابہ کی طرح دین کی ترقی کی فکر مین لگے
رہتے ہین۔ چنانچہ شیخ رحمت اللہ صاحب مالک انگلش ویر ہوس
لاہور نے مفتی صاحب کی تحریر کو پڑہ کر اس کار خیر مین بہت
سا حصہ لیا ہے۔ اب مین تم کو کہان تک آگاہ کرون۔ تم
کو اپنے فرائض خود سمجھنے چاہئین اور اپنے ان وعدون
کو پورا کرنا چاہیئے جو کہ تم نے بیعت کے وقت کئے تہے تا کہ خدا تعالیٰ
بہی اپنے وعدے پورے کرے اور وہ سب سے زیادہ
اپنے وعدہ کا پابند ہے۔

پس تم مین سے سچا احمدی وہی ہے۔ جس کو ہر وقت
اپنے عہد کے پورا کرنے کی فکر دامنگیر ہے۔ والسلام
علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

خاکسار بشیر الدین محمود احمد

تصنیف را مصنف نیکو کند بیان

برادران ملت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین نے ایک رسالہ
طریقہ احمدیہ چہپوایا ہے ہر چند کہ اس کا حجم قلیل ہے مگر اس مین مضمون
تقریباً دو سو صفحے کا ہے۔ مین نے جہان تک میرے علم و وسعت
مین تہا ان تمام عقائد احمدیہ کو جن سے دوسرے مسلمانون مین ہمین
امتیازی رنگ حاصل ہے۔ دلائل ساطعہ و براہین قاطعہ کے ساتہہ
پنجابی مین نظم کر دیا ہے۔ تقریباً ہر مصرعہ کسی نہ کسی آیت یا
حدیث کا ترجمہ ہے۔ اور آیت اور حدیث کی کتاب کا حوالہ لکہہ
دیا گیا ہے۔ یہ رسالہ پنجاب کے احمدی بچون خصوصاً دیہاتیون
کے لئے انشاء اللہ نہایت مفید ہے۔ اگر ہوش سنبھالتے ان
کو یہ چند اشعار یاد کرا دئے جاوین جیسا کہ قبل ازین وہ
نجات المومنین کو کرتے ہین۔ تو یہ عقائد ان کی طبائع مین
راسخ و مستحکم ہو جائین۔ مین چاہتا ہون کہ باثروت احباب
بہت سی جلدین خرید کر دیہات مین خصوصیت کے ساتہہ
مفت تقسیم کرین۔ تبلیغ کے واسطے یہ رسالہ بہت عمدہ ہے
کیونکہ اس کے دیکہنے سے ہمارا مذہب صاف معلوم ہو جاتا ہے
قیمت ۱ر فی جلد ہے مگر جو صاحب روپیہ کے اکٹھے نسخے منگوائینگے۔
انہین پچیس جلد بھیجدی جاوین گی۔ اس مین اللہ تعالیٰ
کے صفات۔ ملائکہ کے نزول کی کیفیت۔ خلق الطیر۔ احیاء موتیٰ
انسان خود مختار ہے یا مجبور۔ آدم کا جنت کہان۔ سواد اعظم
سے کیا مراد ہے۔ معجزات انبیاء۔ عصمت انبیاء جس کے ضمن
مین تمام انبیاء کے متعلق ان آیات کی جن سے گناہ ثابت کرتے
ہین۔ صحیح تفسیر کی گئی ہے۔ دین بزور شمشیر نہین پھیلا۔ مسیح موعود
پر صلوۃ۔ مسیح موعود کا منکر۔ تقدیر کیا چیز ہے۔ استغفار کے
معنے۔ نزول سے کیا مراد ہے۔ ہر صدی پر مجدد۔ حضرت مرزا صاحب کا
مسیح موعود ہونا۔ اس زمانہ کے متعلق تمام نشانات۔ معراج النبی
وفات مسیح۔ قرآن مین اختلاف و نسخ نہین۔ دوزخ ہمیشہ
نہین اور اعمال مین۔ پانی۔ نواقض وضو۔ جرابون پر مسح۔ تیمم
اذان اقامت۔ قصر۔ جمع۔ وتر۔ قنوت۔ بسم اللہ۔ آمین۔ فاتحہ خلف الامام

(سلسلہ کیلئے دیکھو صٹ)

گر خطرو دامن ان کا فیصلہ نہین ہوسکتا اور ہرگز نہین ہوسکتا۔

حق طلب کے لیئے جو کچھ مین نے اُوپر درج کیا ہو وہ کافی ہے۔ آپ بار بار پڑہین اگر اللہ کریم نے چاہا تو سمجھ آجائیگی چونکہ نہ ہی ان پہلے خلفا کا ذکر قرآن مجید مین مذکور ہے اس لیئے نہ ہی ہمین یہ ضرورت ہے جو ان خلفا کی تلاش کرتے پہرین۔ حضرت خاتم الانبیا اور خاتم الاولیا کا معلوم کرنا ضروری اور لابدی تہا۔ سو الحمد للہ کہ اللہ کریم نے اس کو اچھی طرح سے تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے جیسے موسے کے بعد چودہوین صدی مین آخری خلیفہ حضرت مسیح آئے تہے ویسے محمد رسول اللہ صلعم کے بعد چودہوین صدی مین آخری خلیفہ مسیح موعود نزول فرما ہوئے اور ایسا ہی اور بہت سے وجوہات ہین جن سے حضرت مسیح موعود کا مثیل مسیح ہونا ثابت ہے مگر ان کے اندراج کی اس جگہ ضرورت نہین۔

سوال نمبر ۴۔ میرا اپنا ناچیز خیال ہے کہ پہلے اگر یہ ایمان لانے کی ضرورت نہ تہی۔ مگر من لم یعرف امام زمانہ اس کے مخالف پڑا ہوا ہے۔

جواب۔ [illegible] ایمان لانے کی ضرورت ہو۔ ورنہ اُولئک ہم الفاسقون کا جرم عائد ہوجائے گا۔ ہمارا ایمان ہے کہ موسے کے خلفا کی طرح [illegible] مگر ہمین ان کے نام معلوم نہ ہون ہمین تو بہت سے نبیون کے بھی نام معلوم نہین اور نہ ہی اللہ کریم نے ہمین بتائے ہین اور پہر آپ یہ بہی یاد رکہین کہ اگر کوئی شخص ہمین کسی ایسے بزرگ کا پتہ دیوے جس مین وہ سب باتین پائی جاتی ہون جن کا پایا جانا ایک صادق خلیفہ کے لیئے ضروری ہے اور اسنے خود بہی امامت کا دعوی کیا ہو تو ہم ماننے کے لیئے تیار ہین اور جب تک ہم پر اتمام حجت نہ کی جاوے۔ ہم نہ ماننے مین معذور ہین۔

سوال نمبر ۵۔ طاعون اور زلازل اگر شوخی اور تکذیب کی سزا ہین تو نوح کے ساتھ گھن پسنا چاہیئے تہا نہ کہ گھن کے ساتھ آٹا۔

جواب۔ اللہ کریم کو آپکے مشورہ کی کوئی ضرورت نہین اسنے تو صاف فرما دیا ہے۔ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ جب نوح کیوقت طوفان آیا تہا تو حیوانات اور حشرات الارض سب غرق کیئے گئے تہے اور بہت سے معصوم بچے ہلاک کیئے گئے تہے۔ جو نوح علیہ السلام کے نام سے بہی ناواقف تہے۔ ایسا ہی جب قحط کا عذاب آیا تہا تو غربا ہی پہلے ہلاک ہوتے تہے اور موسی کیوقت مینڈکون جوؤن اور طرح طرح کی آفات ارضی و سماوی کا عذاب آیا تہا مگر آپ جانتے ہین کہ فرعون سب سے پیچھے ہلاک ہوا تہا۔ غرض سوال کرتے وقت سنت اللہ کو ملحوظ خاطر رکھ لینا چاہیئے۔

آٹے کے ساتھ گھن پس گیا یا گھن کے ساتھ آٹا پس گیا۔ بات ایک ہی ہے۔ بہر صورت دونون پس گئے یہ سوال آپنے سوچ سمجھ کر نہین کیا۔ دیکھو عذاب کا قاعدہ ہی ایسا ہے کہ وہ چھوٹی چھوٹی اشیا سے شروع ہوکر بڑی اشیا تک پہنچتا ہے۔ دیکھو جب کسی مکان والے کی شامت اعمال کی وجہ سے آگ لگتی ہے تو پہلے دیا سلائی کارگر کھانے سے ستیاناس ہوتا ہے پہر کاغذات اور دھجیان وغیرہ جلتی ہین اور پہر چھوٹی چھوٹی لکڑیان متاثر ہوتی ہین حالانکہ مکان والا بدمستون کی طرح عیش و عشرت مین سوتا ہے۔ آخر دروازہ اور دروازے سے کڑیان متاثر ہوتی ہین اور شہتیر تک نوبت پہنچتی ہے۔ تب آناً فاناً گھر کا گھر معہ مالک کے جل سڑ کر راکھ ہوجاتا ہے یہی حال طاعون کا ہے۔ کہ پہلے مچھرون اور پھر چوہون اور پھر غربا مین پھیلتی ہے اور آخر امیرون کی باری آجاتی ہے یہان تک کہ حضرت صاحب نے یورپ کے لیئے بہی پیشگوئی کر دی ہے اور یہی نظارہ ان دنون [illegible] مین نظر آرہا ہے۔ دیکھیے پہلے کون ہلاک ہوتا ہے اور کمانڈر انچیف کی کب باری آتی ہے۔ خط مین گنجائش نہین ورنہ مین زیادہ تفصیل سے جواب دیتا۔

سوال نمبر ۶۔ مہدی و مسیح کی بشارات کی حیثیت بناوٹی ہین کیونکہ ایسے مہتم بالشان مسئلہ کو قرآن کریم ضرور بیان کرتا۔ اور احمد کے بروز کامل کا نام لے کر بتاتا اور پوری تفصیل دی جاتی یا کم از کم ایسے الفاظ استعمال ہوتے کہ آخری زمانہ مین احمد کا کامل بروز ظہور فرمائیگا۔ مسلمانو نپر فرض ہے کہ اس کی اطاعت کرین کیونکہ پہلی کتاب مین ہر ایک پیچھے سے آنیوالی کی ایسے لفظون مین بشارت دیگئی ہے

جواب۔ ایسی احادیث کو بناوٹی کہنے والا خود بناوٹی مسلمان ہے۔ جن باتون کو پورا ہوتے ہمنے اپنے کانون سے سُنا اور اپنی آنکھون سے دیکھا اُن پر بناوٹ کا الزام لگانے والا قرآن کریم کو بہی وقعت کی نگاہ سے نہین دیکھتا ہوگا۔ مین پوچھتا ہون۔ اگر توریت مین یا کسی اور صحیفہ مین لکھا ہوا ہوتا۔ کہ مریم دختر فلان کنوارپن مین ایک بیٹا جنے گی اور وہ نبی ہوگا اور یہ کہ عبد اللہ کا بیٹا اور آمنہ کا جایا مکہ کی بستی مین ایک شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم نام نامی ہوگا وہ خاتم النبین ہوگا۔ تم اس پر ضرور ایمان لانا۔ تو ایسے اندھیر کیون پڑتے اور لاکھون کی تباہی کی نوبت کیون آتی۔

جن دلائل سے پہلے نبیون کی سچائی ثابت ہے انہین دلائل سے حضرت مسیح موعود بہی سچے نبی ہین۔ سوال نمبر ۳ کو معہ جواب دوبارہ پڑہین۔ اور پھر یاد رکہین۔ کہ اللہ کریم نے ہمین تاکید کی ہتی۔ کہ ہر نماز مین غیر المغضوب علیہم والی دعا مانگتے رہین تا ایسا نہ ہو کہ کہین یہودی بن جاؤ۔ اور پھر فرمایا۔

ولا تکونوا کالذین اوتوا الکتاب من قبل اور ولقد اٰتینا موسی الکتاب من قبل۔ اگر مین ان آیات کی تشریح کرون۔ تو مضمون طویل ہوجانے کا اندیشہ ہے۔ مختصر یہ کہ اللہ کریم جب کسی قوم کو کسی کام کے کرنے کا حکم دیتا ہے۔ یا کسی کام کے کرنے سے منع کرتا ہے۔ تو اس سے یہ بات بہی بالبداہت ثابت ہوتی ہے۔ کہ بعضے اس حکم کو مانین گے اور بعض اس کی خلاف ورزی کرین گے جیسے توریت مین لکھا تہا کہ اس کی حفاظت کرنا اور بڑی تاکید کی ہتی۔ اسی لیئے اس مین تحریف ہوئی اور معنوی تحریف کی اس قدر گڈمڈ ہوئی۔ کہ حقیقت تقریباً مفقود ہوگئی خدا کا شکر ہے۔ کہ قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ اللہ کریم نے خود لیا تہا۔ ورنہ یہان بہی وہی حال ہوتا۔ [illegible] سمجھ لین۔ کہ خدا تعالی فرماتا ہے۔ کہ نماز پڑھو۔ اب اسی سے ثابت ہے۔ کہ بعض نماز پڑہین گے اور بعض انکار کرین گے۔ اسی طرح بمندرجہ بالا آئیت مین خدا تعالی فرماتا ہے۔ کہ تم نے یہودی نہ بن جانا۔ اور صرف کتاب کو ہی اپنی نجات کے لئے کافی نہ سمجھ بیٹھنا۔ کیونکہ کتاب کی موجودگی مین بہی دل زنگ آلودہ ہوجایا کرتے ہین۔ اور ایک موت وارد ہوجاتی ہے۔ تب مردون کو زندہ کرنے کے لیئے ہم مزکی بھیجا کرتے ہین اور یہ حکم مسلمانون کو دیا گیا تہا کہ تم یہود نہ بن جانا جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہلے یہود تناسخ کے طور پر نہین آئین گے۔ بلکہ ان کے مثیل ہون گے۔ اور ضروری ہے۔ کہ یہودیت کے لیئے مثیل عیسے کا انکار بھی ہو جوابات کو ذرا غور سے پڑہین۔ بہت جگہ مین نے اشارات سے کام لیا ہے۔ (باقی آئندہ)

بادشاہان کی بربادی

تحصیل چکوال ضلع جہلم مین ایک گاؤن بادشاہان نام ہے یہان طاعون نے سخت بربادی کی ہوئی ہے اس ضلع مین بعض دفعہ پچیس تیس روپیہ اُجرت لیکر میت کو صرف قبر تک اُٹھا کر پہونچایا گیا ہے ایک شخص اُجرتی ٹٹو نے ایک اونٹی لیکر ایک میت کو قبر تک پہونچایا۔ ایک واقعہ یہ بہی ہوا ہے کہ ایک عورت مرگئی جس کا کوئی وارث نہ تہا تو اس کی لاش دس بارہ یوم تک اندر ہی پڑی رہی۔ آخر کتے اس کو اندر سے گھسیٹ کر کھنڈرو نمین لے گئے اور وہان اس کو چیر پہاڑ کر کہالیا۔ الامان الامان۔ اسی طرح اسی تحصیل مین ایک موضع جادند مین بہی ایک عورت کا ایسا ہی حشر ہوا۔ (سراج) پادشاہانی واعظ عبرت پکڑے۔

رسید زر

۲۸ مئی سنہ ۱۹۰۷ء

۲۶۵ - عمردین صاحب ۸ عہر
۹۶۹ - احمد علی صاحب ۴ھر
۴۴۵ - عبدالقدوس صاحب ۴ھ ۱؍ ع
۱۳۷ - غلام حسین صاحب ے
۱۰۹۲ - فضل احمد صاحب ۶ عہر
۳۷۴ - شمس دین صاحب ے
۲۴۹ - بابو حید علی صاحب ے
۱۶۲۵ - نادر خان صاحب ے

۳۱ مئی سنہ ۱۹۰۷ء

۱۶۲۹ - حکیم کرم الٰہی صاحب ے
۵۲۴ - منشی عطا محمد صاحب ے
۲۷۵ - اللہ داد صاحب ے
۱۵۸۴ - سلطان علی صاحب عہ

یکم جون سنہ ۱۹۰۷ء

۳۹۵ - قاضی رکن الدین صاحب ے
۳۶۶ - عبداللہ خان صاحب ے
۱۶۲۶ - محمد شاہ صاحب ے

۲ جون سنہ ۱۹۰۷ء

۱۲۰۵ - سعید اللہ صاحب عہ

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

ولیداد ابن عبداللہ - بوریا نوالی کہاریاں گوجرات
والدہ ولیداد " " "
ہمشیرہ ولیداد " " "
محمد " " " "
محمود " " " "
احمد معہ عیال سوپراں - ہوشیارپور
غلام محمد صاحب معہ ہمشیرہ
پوہر - گگہ مہاران - سیالکوٹ
چودہری نبی بخش صاحب چھور سیالکوٹ
غلام محمد صاحب " " "
غلام قادر صاحب " " "
کھیڑا - گٹھالیان پسرور سیالکوٹ

محمد دین صاحب گٹھالیان پسرور سیالکوٹ
حسین بخش " " "
محمد - گٹھالیان ستراہ سیالکوٹ
علی محمد " " "
علی گوہر " " "
مسمات حاکم بی بی " " "
مسمات حیات بی بی " " "
اسمٰعیل صاحب " " "
عبدالغنی " " "
حسین بی بی " " "
شاہ محمد صاحب " " "
مسمات ودلی " " "
نور احمد صاحب " " "
جان محمد صاحب " " "
ابراہیم صاحب " " "
شیر علی صاحب " " "
غلام قادر صاحب " " "
مسمات محمد بی بی " " "
مسمات زینب بی بی " " "
شادی " " "
مسمات مہتاب بی بی " " "
اہل بیت فضل احمد نمبردار " "
رحیم بخش صاحب تلواڑہ - رعیتہ سیالکوٹ
فوجدار " " "
ولیداد " " "
مہرالدین " " "
حاکم " " "
اللہ دتا " " "
خیرالدین " " "
طالع مند " " "
عبدالاحد - اونہ گام بندہ پور کشمیر
محمد عظیم صاحب شاہدرہ - لاہور
نواب - گٹھالیان ستراہ سیالکوٹ
اہلیہ " " "
غلام محمد " " "
علی محمد " " "
دولت بی بی اہلیہ شاہ محمد " "

منشی خدا بخش صاحب ددیالیال پنڈ دادنخان
محمد خان - نوزا - ضلع گجرات
بہادل خان " " "
سردار خان " " "
اہلیہ محمد خان " " "
دختر پیر اندتا " " "
شاہ محمد صاحب گٹھالیان پسرور سیالکوٹ
غلام حیدر " " "
اروڑا " " "
عمر بی بی اہلیہ اروڑا " "
عمردین " " "
الہ دین " " "
اللہ دتا " " "
بوٹا " " "
بہادل " " "
شکر اللہ " " "
غلام رسول " " "
ولیداد " " "
سید محمد " " "
حسن بی بی اہلیہ غلام رسول "
رحمت بی بی اہلیہ ولیداد " "
حاکم بی بی اہلیہ سید محمد " "
سید بی بی دختر غلام رسول " "
الٰہی بی بی زوجہ حیات محمد "
غلام قادر " " "
شکردین " " "
فتح دین " " "
محمد بی بی اہلیہ فتحدین " "
والدہ فتحدین " " "
برکت بی بی اہلیہ طالع اللہ " "
غلام رسول " " "
طالع بی بی اہلیہ غلام رسول " "
رحمت اللہ " " "
رحمت بی بی دختر غلام رسول
محمد خان " " "
احمد خان " " "
محمود خان " " "

فضل بی بی اہلیہ احمد خان صاحب
گٹھالیان - پسرور - سیالکوٹ
راج بی بی اہلیہ محمود خان صاحب
گٹھالیان - پسرور - سیالکوٹ
غلام حسین صاحب گٹھالیان پسرور
نواب بی بی دختر محمد خان "
حیات بی بی اہلیہ محمد خان " "
پیر محمد صاحب " "
فضل دین صاحب " "
حسین بی بی " " "
ولیداد " " "
حاکم بی بی زوجہ ولیداد " "
امام الدین صاحب " "
ریشم بی بی اہلیہ امام الدین " "
حسین بی بی دختر ملنگ شاہ " "
کالو - میکالیان - سالارہ ضلع لاہور
محمد الدین " " "
نورالدین " " "
اہلیہ کالو " " "
جھنڈا - مقبول کا لاخطائی میانی سیالکوٹ
غلام محمد " " "
محمد الدین " " "
برکت علی مدرس مدرسہ گھرہ گجرات
روشن خان صاحب چنگا بنگیال گوجرخان
عجب بی بی " " "
میر ناز " " "
نتھو بیگم " " "
اہل بیت روشن " "
مرزا بیگم " " "
سید عالم " " "
چودہری نتھو معہ اہلیہ کیتھو والی بکھیوہ باجوہ
گلاس والہ سیالکوٹ
نواب معہ اہلیہ کیتھو والی بکھیوہ باجوہ گلاس والہ
خیرالدین صاحب " "
والدہ چودہری باغ دین صاحب " "
اہلیہ " " "
چودہری حسین بخش صاحب " "

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	ایک ماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۸ر

۱ - یہ اُجرت جو ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں زیادہ کوئی رعایت نہ ہوگی بے فائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

۲ - منیجر کا اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اُجرت طلب کرے۔

۳ - فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ منیجر کے پاس آنا چاہیئے اور منیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے۔ یا نکالدے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴ - تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو۔ ایک روپیہ فیصدی لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ر فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اُجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵ - ہر ایک صاحب مشتہر کو چاہیئے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرمالیا کریں۔

۶ - اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اُجرت چارج ہوگی

۷ - ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت کو بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے تبدیلی وغیرہ کی اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

۸ - یہ اُجرت موجودہ تعداد اخبار و اخراجات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے۔ اخبار کی تعداد کے بڑھ جانے پر نرخ بڑھا جائیگا اور جو لوگ زائد نرخ نامنظور کریں گے ان کا اشتہار بند کر کے ان کی باقیماندہ اُجرت واپس کر دیجاوے گی۔

۹ - منیجر کو اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی اُجرت واپس کر دے۔

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے بھی قادیان سے طلب فرماوین

براہین احمدیہ اور درثمین کی قیمت مین یکم جولائی تک رعایت کیگئی ہے

اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت عہ ۲ر مجلد سے

درثمین مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر سے ملیگی۔

احباب موقعہ ہاتھ سے نہ دین

نور الدین مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ۔ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس مین بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۸ر

حضرت اقدس کیا فرماتے ہین

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر سے بھی مل سکتی ہین چشمہ مسیحی۔ لغات القرآن ہر دو حصہ ایکہزار صفحہ)

سید عبد الحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابون کا عام طور پر ملک مین شائع ہونا نہایت ضروری ہے۔ پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے عام لوگون مین تقسیم کرین۔ تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے مین سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات بہت ہی کم ملتی ہے۔ دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہین۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے۔ میری دانست مین وہ کتاب بھی مفید ہے۔ ہر ایک پر لازم ہے۔ کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے خاص توجہ کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن نہایت ضروری ہے۔ والسلام

میرزا غلام احمد

سراج الشہادتین مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین اس کے نکات ایک روپیہ مین بھی گران نہین۔ قیمت ار

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید مین۔ قیمت ار

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

جام شہادت مصنفہ حضرت ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۰ر

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۲ر

رویائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باوجود کے لئے ضروری ہین۔ قیمت ۴ر

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت صاحب نے وصیت مین اپنا مذہب کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہین

القول الصحیح اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید مین۔ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف قیمت ار

آئینہ ڈکشنری۔ طالب علمون کے لئے نہایت مفید ار

اسلام اور اس کا بانی ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین قیمت ار

نظم مستورات مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۰ر

کلمن احمدی اللہ داد والے۔ قیمت ۰ر

احمدی جماعت کو مبارک اور خوشخبری

ایہا الاخوان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ کہ فاضل اجل حضرت حکیم الامۃ مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا جو بطور نمونہ ترجمہ ہے۔ چھپ کر طیار ہوگیا ہے امید کہ قدردان قوم خرید کر مصنف کے حق مین دعائے خیر فرماوین کل ترجمہ مولانا موصوف الصدر نے اس عاجز مشتہر کو دیدیا ہے۔ خدا تعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرما کر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کر کے پیش کرنے کی توفیق عطاء فرماوے۔ کل ممبران جماعت سے استدعا ہے۔ کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کے لئے دُعا فرماوین۔ ہدیہ پارہ اول۔ علاوہ محصولڈاک ۴ر۔ این دعا از من واز جملہ جہان آمین باد۔

المشتہر

المشتہر۔ عاجز شیخ عبد الرشید مالک مطبع احمدی صدر بازار میرٹھ

الخطبۃ

ضرورت نکاح

۱۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میرے ایک عزیز نوجوان دوست۔ سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہین جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے۔ کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین۔ شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے مین ان کی بخوشی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو احباب اس تعلق کو منظور فرمائینگے وہ خوش ہونگے۔ معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاویگی اور پھر فیصلہ ہوگا۔ خط و کتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر۔

۴۔ ہمارے ایک مکرم دوست کو جو قوم کے سید ہین اور ایک ریاست مین معزز عہدے پر ممتاز ہین اور اس سلسلہ مین اول درجہ کے مخلصین مین سے ہین اور انکو حضرت اقدس سے بہت محبت اور دلی تعلق ہے دیکھتے ہین اور ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کیضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کرین اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار رون مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے۔ حضرت نے بھی عاجز کو زبانی فرمایا ہے۔ کہ اس معاملہ مین کوشش کرو۔ اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہیئے۔ یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

۵۔ مدد خان ملازم نواب محمد علیخان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین۔ مدد خان ایک نیک اور نوجوان ہین۔ خط و کتابت میرے نام (معرفت ایڈیٹر ہو)

۶۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایک بڑھئی احمدی موضع گوٹیکی ضلع گوجرات کا رہنے والا نکاح کا خواستگار ہے۔ اچھا کاریگر ہے اور معماری کا کام بھی جانتا اور کرتا ہے۔ کوئی صاحب ضرور کوشش کر کے کسی نیک اور فرمانبردار احمدی لڑکی سے اس کا نکاح کرادین۔ عمر ۳۰ سال سے کم ہے اور حیثیت بھی اچھی ہے۔ اس سے پہلے کوئی بیوی نہین۔ خط و کتابت مجھ سے ہو۔ الکل آمنٹ گوٹیکی از قادیان ضلع گجرات

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔